معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

مسلمانوں کی ایک حالت

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِیَ أَنَّہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا کَانَ أُمَرَاؤُکُمْ خِیَارَکُمْ وَأَغْنِیَاؤُکُمْ سُمَحَاءَ کُمْ وَأُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْأَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِھَا وَإِذَا کَانَ أُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَأَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءَ کُمْ وَأُمُوْرُکُمْ إِلٰی نِسَائِکُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَھْرِھَا.

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمھارے بہترین لوگ تمھارے حکمران ہوں، تمھارے مال دار سخی تر ہوں اور تمھارے اجتماعی معاملات آپس میں مشورے سے طے پاتے ہوں، تو تمھارے لیے زمین کی پیٹھ اس کے پیٹ سے بہتر ہے[1]۔ مگر جب تمھارے بدترین لوگ تمھارے حکمران ہوں، تمھارے مال دار بخیل ہوں اور تمھارے اجتماعی معاملات تمھاری عورتوں کے ہاتھوں میں ہوں، تو زمین کا پیٹ تمھارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے[2]۔

[1] یعنی اس زمین پر زندگی گزارنا موت سے بہتر ہے۔

[2] یعنی اس زمین پر زندگی گزارنے سے موت بہتر ہے۔

وضاحت

یہ روایت ترمذی، رقم ۲۲۶۶ میں روایت کی گئی ہے۔ یہ صرف ایک ہی سند سے مروی ہے۔ اس سند میں ایک راوی صالح بن بشیر المری ہیں جن کو غیر ثقہ گردانا گیا ہے۔ ان کے بارے میں بعض محدثین کی آرا ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

علامہ ابن عدی اپنی کتاب ''الکامل فی ضعفاء الرجال'' میں بیان کرتے ہیں:

قال يحيى بن معين: صالح المُرِّي ضعيف أو قال: ليس بشيء ... سألت أحمد بن حنبل عن صالح المرى قال: صالح صاحب قصص يقص على الناس ليس هو صاحب حديث ولا إسناد ولا يعرف الحديث، وقال عمرو بن علي: وصالح المرى هو رجل صالح منكر الحديث جدًّا يحدث عن قوم ثقات بأحاديث مناكير... ثنا البخاري قال: صالح بن بشير أبو بشر المرى البصرى القاص منكر الحديث... قال السعدى: صالح المرى كان قاصًا واهى الحديث وقال النسائي: فيما أخبرني محمد بن العباس عنه قال: صالح المرى بصرى متروك الحديث. (۶۰/۴)

''یحییٰ بن معین کہتے ہیں: صالح المری ضعیف ہے یا کہا کہ وہ کچھ نہیں ہے... میں نے امام احمد بن حنبل سے صالح المری کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ صالح المری ایک قصہ گو تھا جو لوگوں کے سامنے قصے بیان کرتا تھا، وہ کوئی محدث یا سلسلۂ اسناد میں سے نہیں تھا اور نہ وہ حدیث جانتا تھا۔ عمرو بن علی کہتے ہیں: صالح المری ایک صالح آدمی تھا، مگر بہت منکر الحدیث تھا جو ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے منکر احادیث روایت کرتا تھا... امام بخاری کہتے ہیں: صالح بن بشیر ابو بشر المری البصری ایک قصہ گو اور منکر الحدیث تھا... سعدی کہتے ہیں: صالح المری ایک قصہ گو اور واہی الحدیث تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن عباس نے خبر دی کہ صالح المری بصری متروک الحدیث ہے۔''

صاحب ''الکاشف'' لکھتے ہیں:

...وقال أبو داؤد: لا يكتب حديثه. (۴۹۳/۱)

''...اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس کی حدیثیں نہ لکھی جائیں (اس کی احادیث قابل قبول نہیں ہیں)۔''

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ''تہذیب التہذیب'' میں کہتے ہیں:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

...وقال الدارقطنی: ضعیف. (۳۳۴/۴)   ”...اور دارقطنی کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔[۳]“

حاصل بحث

چونکہ یہ روایت ایسی سند کے ذریعے سے روایت کی گئی ہے جس میں ایک راوی ـــــ صالح بن بشیر المری ـــــ ضعیف اور غیر ثقہ ہیں، اس لیے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعتاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

---

[۳] صالح بن بشیر المری کے بارے میں مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کیجیے: الکامل فی ضعفاء الرجال، ابن عدی ۴/ ۶۰-۶۳؛ المجروحین، ابن ابی حاتم ۱/ ۳۷۱-۳۷۳؛ الجرح والتعدیل، ابن ابی حاتم ۴/ ۳۹۵؛ الضعفاء الصغیر، بخاری ۱/ ۵۸؛ التاریخ الکبیر، بخاری ۴/ ۲۷۳؛ الکاشف، ذہبی ۱/ ۴۹۳؛ تہذیب التہذیب، ابن حجر عسقلانی ۴/ ۳۳۴؛ تقریب التہذیب، ابن حجر عسقلانی ۱/ ۲۷۱؛ لسان المیزان، ابن حجر عسقلانی ۷/ ۲۴۴ اور الضعفاء الکبیر، عقیلی ۲/ ۱۹۹۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com